49026 ـ جہالت كى بنا پر محظورات كا ارتكاب كرنے والے پر كيا مرتب ہوتا ہے ؟

سوال

اگر كوئى شخص محظورات احرام ميں كسى كا مرتكب ہو اور وہ اس محظور كے ارتكاب ميں كفارہ واجب ہونے سے جاہل ہو تو ايسے شخص كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

پہلى بات تو يہ ہے كہ يہاں ايك تنبيہ ضرورى ہے كہ بہت سے حجاج اور معتمرين كا حج اور عمرہ كے اعمال سے جاہل ہونا ہى انہيں محظورات احرام كے ارتكاب كى طرف دھكيلتى ہے، يا پھر مطلوبہ طريقہ پر عبادت سرانجام نہ دينے كى بنا پر ايسا ہوتا ہے؛ آپ ديكھتے ہيں كہ ان ميں سے ايك شخص نے بہت رقم خرچ كى خاص كر جب وہ دور دراز كے ملك سے آتا ہے اور پھر وہ اس سے اپنا اجروثواب ضائع كر بيٹھتا ہے يا پھر اس ميں كمى اور نقص واقع كر ليتا ہے، كيونكہ وہ اپنے اوپر واجب احكام سے جاہل ہے.

اس ليے جو شخص بھى حج اور عمرہ كرنا چاہتا ہے اسے چاہيے كہ وہ اسے شروع كرنے سے قبل اس كے متعلقہ احكام سيكھے، كيونكہ حديث ميں علم كى اہميت بيان ہوئى ہے.

انس رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ہر مسلمان شخص پر علم حاصل كرنا فرض ہے "

اسے ابن ماجہ نے روايت كيا ہے، اور علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے " مشكلۃ الفقر كى تخريج ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

امام احمد رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اس كا معنى يہ ہے كہ جس كا وہ محتاج ہے اسے اس كا علم حاصل كرنا لازم ہے، وضوء كرنے كا طريقہ، نماز, اور اگر مال ہو تو زكاۃ اور اسى طرح حج وغيرہ كا طريقہ.

دیکھیں: جامع بیان العلم لابن عبد البر (1 / 52).

اور حسن بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن مبارك رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا:

لوگوں پر کیا علم حاصل کرنا واجب ہے ؟

تو ان کا جواب تھا:

آدمی کوئی بھی کام علم کے بغیر نہ کرے؛ اسے سوال کرنا اور اس کی تعلیم حاصل کرنی چاہیے، علم سیکھنے کے متعلق لوگوں پر یہی کچھ واجب ہے.

دیکھیں: الفقیہ المتفقہ للبغدادی (45).

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے صحیح بخاری میں اسی کا باب باندھتے ہوئے کہا ہے:

" باب العلم قبل القول والعمل " قول اور عمل سے قبل علم حاصل کرنے کے متعلق باب.

اس کا معنی یہ نہیں کہ ہر شخص حج کے اعمال کے متعلق کوئی کتاب حفظ کرے، بلکہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنی حالت کے مطابق بنفسہ تعلیم حاصل کرے، اگر اس کے پاس اس کی اہلیت ہے، یا پھر اہل علم سے اس کے متعلق دریافت کرے، یا ایسے لوگوں کے ساتھ حج اور عمرہ کرے جو ضرورت کے وقت اسے حج اور عمرہ کے احکام بتاتے رہیں.

اور رہا مسئلہ محظورات احرام کے متعلق یعنی احرام میں ممنوعہ اشیاء تو اس کا بیان سوال نمبر (11356) کے جواب میں گزر چکا ہے.

لیکن جس شخص نے ان محظورات احرام کا ارتکاب کیا اور وہ اس سے جاہل ہے کہ اللہ تعالی نے احرام کی حالت میں یہ اشیاء اس پر حرام کی ہیں تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو تم بھول کر کرلو، لیکن گناہ اس میں ہے جو تمہارے دل کے ارادے سے ہوں، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے الاحزاب (5).

لیکن اگر اسے علم ہو کہ وہ جس کام کا مرتکب ہو رہا ہے وہ محظورات احرام میں سے ہے جو کہ احرام کی حالت میں اس پر حرام ہے، لیکن وہ اس کا گمان نہیں رکھتا کہ اس کا ارتکاب کرنے سے یہ سارے احکام مرتب ہوتے ہیں تو اس کے متعلق شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(یہ کوئی عذر نہیں؛ کیونکہ عذر یہ ہے کہ انسان حکم سے جاہل ہو، اسے علم نہ ہو کہ یہ چیز حرام ہے، لیکن اس کے فعل پر مرتب ہونے والی چیز سے جہالت کوئی عذر نہیں، اسی لیے اگر کوئی شادی شادہ شخص یہ علم رکھتا ہے کہ زنا حرام ہے، اور وہ عاقل اور بالغ ہو اور اس میں شادی شدہ کی شروط پوری ہوتی ہوں تو اسے رجم کرنا واجب ہو گا، اگرچہ وہ یہ کہتا رہے کہ مجھے علم نہیں تھا کہ اس کی حد رجم ہے، اگر مجھے علم ہوتا کی اس کی حد رجم ہے تو میں اس کا مرتکب نہ ہوتا.

تو ہم کہینگے کہ یہ کوئی عذر نہیں، آپ کو رجم کیا جائیگا، اگرچہ آپ کو زنا کی سزا کا علم نہ تھا، اور اسی لیے جب وہ شخص جس نے رمضان المبارك میں دن کے وقت زنا کر لیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس کے متعلق دریافت کیا کہ اس پر کیا لازم آتا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کفارہ لازم کیا حالانکہ جماع کے وقت وہ اس سے جاہل تھا کہ اس پرکیا واجب ہوتا ہے، تو یہ اس کی دلیل ہے کہ اگر انسان کسی معصیت کی جرات کرتا اور اللہ تعالی کی حرمت اور حد کو پامال کرتا ہے تو اس پر اس معصیت کے آثار مرتب ہونگے، چاہے وہ ارتکاب کے وقت اس کے آثار کو نہ جانتا ہو.

دیکھیں: الفتاوی (22 / 173 - 174).

واللہ اعلم .